Rooh-e-Tahqeeq, Vol.04, No.01, Serial No. 11, January – March 2026

Ghalib's Letters Edited by Khaliq Anjum: A Research and Critical Study

غالب کے خطوط (مرتبہ خلیق انجم) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Sikandar Ali
Lecturer Urdu, Govt. Abdul Haq Islamia Associate College, Gujrat
sik03476263965@gmail.com

Abstract:
Khaliq Anjum was a distinguished Urdu researcher, critic, writer, and a leading expert on Ghalib. Among his many works on Ghalib, his most important, valuable, and authoritative contribution is the edited collection "Ghalib ke Khutoot" (Ghalib's Letters).When we study the five volumes of Ghalib ke Khutoot edited by Khaliq Anjum, it becomes clear that he carried out this work with complete dedication, deep concentration, and a strong sense of responsibility. Along with external historical facts, the way he draws conclusions from internal evidence clearly reflects his true research-oriented mindset and his serious, scholarly approach.

Keywords: *Ghalib's Letters,edited,Critical Review,Research -Oriented*

خلیق انجم کی غالب پر پہلی کتاب "غالب کی نادر تحریریں" تھی۔اس کے بعد انھوں نے "غالب اور شاہانِ تیموریہ "اور" غالب کا سفر کلکتہ اور کلکتے کا ادبی معرکہ " تحریر کیں ۔ان کا سب سے اہم تدوینی کام "غالب کے خطوط "کا تنقیدی ایڈیشن ہے جسے دلی سے غالب انسٹیٹیوٹ نے شائع کیا ہے۔ان خطوط کے اب تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔پاکستان میں یہ پانچ جلدیں انجمن ترقی اردو نے شائع کی ہیں اور تقریباً ہر دو سال بعد ان کا نیا ایڈیشن شائع ہوتا رہتا ہے۔ خلیق انجم نے ۱۹۷۲ء میں اس منصوبے پر کام کرنا شروع کیا۔غالب کے خطوط کی پہلی جلد ۱۹۸۴ء میں دوسری ۱۹۸۵ء، تیسری ۱۹۸۷ء میں اور ۱۹۹۳ء میں چوتھی جلد شائع ہوئی۔یوں انھیں ان خطوط کی ترتیب میں اٹھارہ سال کام کرنا پڑا۔

پہلی جلد میں دو شخصیتوں کے نام خطوط شامل ہیں جن میں ایک شاگردِ عزیز مرزا ہر گوپال ہے دوسرا نواب علاء الدین احمد خان علائی۔ ۱۲۳ خطوط تفتہ کو جبکہ ۵۸ مکتوب نواب علائی کو لکھے گئے ہیں۔اس کے علاوہ دونوں شخصیات کی تصویریں اور خطوط کے عکس بھی شامل ہیں۔دوسری جلد میں ۴۷ مکتوب الیہ کے نام کل ۲۸۷ خطوط شامل ہیں۔تیسری جلد میں ۱۷ شخصیتوں کے نام کل ۲۹۰ خطوط شامل کیے گئے ہیں۔جبکہ چوتھی جلد میں ۲۴ مکتوب الہیم کے نام ۱۲۸ خطوط ہیں۔یوں چاروں جلدوں میں ۹۲ مکتوب الہیم کے نام ۸۸۶ خطوط ترتیب دیے گئے ہیں۔

دوسری جلد میں حرف آغاز کے بعد مکتوب الہیم کی فہرست دی گئی ہے اس جلد کے صفحات کی سیریل ۴۹۱ تا ۸۲۱ تک پھیلی ہوئی ہے۔اس جلد میں ۲۲ خطوط کے عکس بھی شامل ہیں۔تیسری جلد میں ۸۲ خطوط کے عکس شامل ہیں۔جلد دوم میں تمام خطوط کے عکس اور ان کا متن بالترتیب آمنے سامنے شامل کیے ہیں؛جبکہ جلد سوم میں اس ترتیب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا تمام خطوط کی نقول کو ایک جگہ مرتب کیا گیا ہے اور کتابت شدہ نمبر شمار ہی درج کیے گئے ہیں؛ یوں یہاں خطوط کے نقول کی نمبر نگ بالترتیب نہیں ملے گی۔ قاری کی تفہیم اور آسانی کے لیے یہ ترتیب رکھی گئی ہے۔ دونوں میں حوالہ جات اور حواشی کی ترتیب جلد اول کے مطابق ہی رکھی گئی ہے۔

جلد دوم اور سوئم کے فلیپ اور پشت پر پہلی جلد پر کیے گئے تبصرے کے اقتباسات ہیں؛ جو ہند و پاک کی مشہور معروف ادبی شخصیتوں نے کیے ہیں۔ تین اقتباسات انگریزی اخبار کے ہیں۔ ہر جلد کے صفحات کی سیریل پہلی جلد کے مطابق رکھی گئی ہے۔ یوں چار جلدوں کے کل ۱۷۸۶ صفحات بنتے ہیں۔ جبکہ پانچویں میں سید مظفر حسین برنی کے پیش لفظ اور حرف آغاز کے بعد خطوط کی فہرست تاریخ وار مرتب کی گئی ہے۔ اس جلد کے کل ۱۶۵ صفحات ہیں۔ اس کے صفحات کی سیریل صفحہ ایک سے شروع ہوتی ہے۔ آخری جلد (پانچویں) میں چاروں جلدوں کے متن کا اشاریہ دیا گیا ہے اشاریے میں تمام دریافت شدہ اردو خطوط کو تاریخ وار مرتب کیا گیا ہے۔ ہر خط کے اندراج کی پہلی سطر میں خط کا نمبر، خط کی تاریخ اور مکتوب الیہ کا نام دیا گیا ہے۔ دوسری اور تیسری سطروں میں خط کے ابتدائی الفاظ دیے گئے ہیں۔ آخری سطر میں جلد نمبر اور صفحات دیے گئے ہیں۔

خطوط غالب کی جلد اول میں خلیق انجم نے مفصل مقدمہ تحریر کیا ہے۔ جو ۴۸۱ صفحات کی اس کتاب میں ۲۲۸ صفحوں پر مشتمل ہے۔ یہ مقدمہ "تنقیدی ایڈیشن کے بارے میں" کے عنوان سے لکھا ہے جس میں متن کی تصحیح، بنیادی نسخہ، خطوں کی تاریخ وار ترتیب، خط کی تاریخ تحریر، تنقیدی ایڈیشن کے متن کی املا، اوقاف کی علامتیں، مکتوب الیہ کے حالات وغیرہ ضمنی سرخی کے تحت ان سب پر بہت ہی مدلل بحث کی ہے۔

مدون نے بعد ازاں مکاتیبِ غالب کے مختلف تنقیدی ایڈیشنز کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے املائے غالب کی خصوصیات پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ پھر درج ذیل چھ عنوانات کو موضوع بحث لایا گیا ہے۔

۱. زبانِ غالب پر فارسی زبان کے اثرات
۲. انگریزی زبان کا استعمال
۳. غالب کے اردو خطوط کی مجموعی تعداد
۴. غالب کے خطوط کا تنقیدی مطالعہ
۵. غالب سے قبل اردو کا نثری سرمایہ
۶. اردو مکتوب نگاری کا آغاز
۷. انشائے غالب اور اس کے متعلقات

آخر میں مآخذ کی طویل فہرست مرتب کی گئی ہے۔ جو غالب کے خطوط کے مختلف ایڈیشنز، کتابوں اور رسالوں پر مشتمل ہے جس کو بنیادی ماخذ کے طور پر بھرتا گیا ہے۔ پھر ہر خط کا پہلا جملہ اور اس کی تاریخ درج کرتے ہوئے اصل مآخذ درج کیے گئے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو نہایت ہی سلیقے اور سائنٹی فک طریقے سے مرتب کیا گیا ہے۔

مقدمے کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱. پہلا حصہ تحقیقی
۲. دوسرا حصہ تنقیدی

تحقیقی حصے میں غالب کے پہلے سے مرتبہ خطوط "مہر غالب" مرتبہ عبدالغفور سرورؔ سے شروع ہو کر سید مرتضٰی حسین کے مرتبہ خطوط "اردوئے معلّٰی" الگ الگ ہر مجموعے کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ ان مرتبین میں نام ور

ہستیوں کے نام شامل ہیں؛ جن میں عبدالغفور سرور، منشی ممتاز علی، حکیم غلام رضا خان، مرزا محمد عسکری، مولانا امتیاز علی خاں عرشی، مولوی مہیش پرشاد، آفاق حسین، مولانا غلام رسول مہر، مالک رام اور سید مرتضی حسین فاضل قابل ذکر ہیں۔ خلیق انجم نے ان تمام مرتبین کی خدمات کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کام کا تدوینی جائزہ بھی لیا ہے۔ مولانا امتیاز علی خاں عرشی کے مرتبہ "مکاتیبِ غالب" کے بارے میں خلیق انجم لکھتے ہیں۔

"میں کامل یقین اور پورے اعتماد سے یہ کہتا ہوں کہ اس مجموعے سے قبل ایسا سائنٹی فک انداز میں تنقیدی ایڈیشن تیار نہیں ہوا۔"(۱)

اسی طرح مولانا غلام رسول مہر کے مرتبہ "خطوط غالب" کے متعلق خلیق انجم اپنی رائے دیتے ہیں:

"۔۔۔مولانا ایک جید عالم تھے لیکن نہ جانے کیوں غالب کے خطوط کی ترتیب میں انہوں نے بہت لاپرواہی بلکہ غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ مولانا نے متنی تنقید کے کسی اصول کی پابندی نہیں کی جن خطوط کے عکس ان کے پیش نظر تھے۔ ان میں سے ایک کے متن میں ۲۰ اور دوسرے کے متن میں ۹ غلطیاں ہیں اس لیے اس مجموعے پر مزید تبصرے کی گنجائش نہیں ہے۔"(۲)

بعض مجموعوں میں پائی جانے والی تدوینی اغلاط کی نشان دہی بھی کی ہے "اردوئے معلّی" مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل کے متعلق خلیق انجم فرماتے ہیں:

"۔۔۔خط کے عکس کا فاضل صاحب کے مرتبہ متن سے مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ فاضل صاحب کے متن میں ۱۵ غلطیاں پوری کتاب کو ناقابل اعتبار بنانے کے لیے کافی ہیں"(۳)

اس کے بعد "خطوط کی تاریخ وار ترتیب" کے عنوان سے تمام خطوط کو تاریخ وار مرتب کرنے کے طریقہ کار پر بحث کی گئی ہے۔ خطوط مرتب کرنے کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ ہے کہ ہر مکتوب الیہ کے نام تمام خطوط یکجا کر کے تاریخ وار مرتب کر دیے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ کہ تمام خطوط بہ حیثیت مجموعی تاریخ وار ترتیب دیے جائیں۔ خلیق انجم نے غالب کے خطوط پہلے قاعدے کے مطابق اس طرح مرتب کیے ہیں کہ ہر مکتوب الیہ کے نام تمام خطوط کو یکجا کر کے انھیں تاریخ وار مرتب کر دیا ہے اور جن خطوط کے تحریری زمانے کا تعین نہیں ہو سکا وہاں قیاس سے کام لیا ہے جبکہ کچھ خطوط جن کا تحریری زمانہ متعین نہیں ہو سکا انہیں متعلقہ مکتوب الیہ کے نام خطوط کے آخر میں ترتیب دیا ہے تاکہ حسنِ ترتیب بھی قائم رہے اور قاری کے لیے بھی سہل رہے۔

اسی طرح اگر کسی مکتوب کی تاریخ کا اندازہ نہ ہو سکا لیکن سال کا تعین ہو گیا تو اس سنہ کے خطوط کے آخر میں اس خط کو ترتیب دیا گیا ہے۔ خطوط کی تاریخ کے تعین کے حوالے سے ایم۔ خالد فیاض لکھتے ہیں:

"ایسے خطوط کی تعداد کافی زیادہ تھی جن پر تاریخ تحریر نہیں ملتی۔ خلیق انجم نے ایسے خطوط کی تاریخوں کا تعین ان واقعات سے کرنے کی کوشش کی ہے جو ان میں بیان ہوئے ہیں اور حواشی میں مکمل دلائل بھی پیش کیے ہیں لیکن ایسے خطوط جن کی تاریخ کا تعین کسی بھی حوالے سے نہیں ہو سکا وہاں خلیق انجم نے اندازوں سے کام نہیں لیا بلکہ انہیں بغیر تاریخ کے ہی رہنے دیا ہے تاکہ کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان نہ رہے۔"(۴)

خلیق انجم کے اس ایڈیشن میں خطوط کی مجموعی تعداد ۸۸۶ ہے جس میں ۸۷ خطوط پر تاریخیں اور سنین دونوں یا صرف سنین درج ہیں۔ خلیق انجم نے ان میں سے ۲۹۰ خطوط کے زمانہ تحریر کے سلسلے میں حواشی بھی لکھے ہیں۔ ان میں سے کچھ خطوط وہ ہیں جن کے زمانے کا تعین پہلے کے مرتبین کر چکے تھے لیکن انھوں نے اپنے قیاس کی کوئی وجہ تحریر نہیں کی تھی۔ خلیق انجم نے ان قیاسی سنین کو قبول کر لیا ہے ساتھ ہی ان کے قرائن بھی لکھ دیے ہیں۔ کچھ خطوط وہ ہیں جن کا زمانہ بھی ڈاکٹر صاحب نے قیاسی طور پر متعین کیا ہے اور ساتھ ہی حاشیہ میں ان کا قرینہ بھی بتا دیا ہے۔

اس ایڈیشن کی تیاری میں خلیق انجم نے "اردوئے معلّٰے" ؛"عودِ ہندی" کے پہلی مرتبہ شائع ہونے والے ایڈشنز کے خطوط کو بنیادی نسخے قرار دیا ہے۔ ان دونوں ایڈیشنز میں مشترکہ خطوط کے اختلاف کو دور کرنے کے لیے "اردو ئے معلّٰے" کو بنیاد بنا کر "عودِ ہندی "کے پہلے ایڈیشن سے تقابل کر کے اختلافی نسخ درج کیے ہیں۔ مرتب کے تزدیک "اردوئے معلّٰی" میں کتابت کی اغلاط کم ہونے اور دہلی میں شائع ہونے کی وجہ سے باقی ایڈیشنز سے مقدم ہے۔

اس کے علاوہ انھوں نے مہر غالب، انتخاب غالب، عود ہندی (مختلف ایڈیشن) اردوئے معلّٰے (مختلف ایڈیشن)، مکاتیبِ غالب، نادرات غالب، مولانا غلام رسول مہر کا مرتبہ ایڈیشن، غالب کی نادر تحریریں، مہیش پرشاد کا مرتبہ نسخہ؛ ان کے علاوہ مرزا کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے مکتوب جن کے عکس مختلف رسالوں میں شائع ہوئے۔ ان سب سے استفادہ کیا ہے۔ خلیق انجم اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

> " زیر نظر تنقیدی ایڈیشن میں مرزا کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے مکتوب جو وقتاً فوقتاً مختلف رسائل میں طبع ہوتے رہے یا وہ مکتوب جو لائبریریوں سے حاصل ہوئے ان سب کو بنیاد بنا کر یہ ایڈیشن تیار کیا گیا ہے "(۵)

غالب کے خطوط کی بار بار طباعت سے متن میں مختلف اختلافات بھی رونما ہو گئے ہیں۔ مرتب کو جہاں کہیں متن میں اختلاف نظر آیا انھوں نے بنیادی نسخے سے موازنہ کرنے کے بعد حواشی میں ان اختلاف نسخ کی نشاندہی بھی کی ہے۔

مثلاً ہرگوپال کے نام ایک مکتوب میں یہ فقرہ لکھا ہے "جو لوگ قتیل کو اچھے لکھنے والوں میں جانیں گے۔ "مدون نے حاشیے میں لکھا ہے "اردوئے معلّٰے" میں "جانے گے" تحریر ہے۔

اسی طرح میاں داد خان سیاح کے نام ایک خط میں یوں تحریر ہے "گرمی سے سر کا بھیجا پگھلا جاتا ہے۔" خلیق انجم نے حاشیے میں تحریر کیا ہے کہ "اردوئے معلّٰی" میں "پگلا" تحریر ہے۔ اس مجموعے میں مکتوب الہیم کی مجموعی تعداد بانوے ہے جن میں پانچ مکتوب الیہم نامعلوم ہیں۔ جبکہ خطوط کی مجموعی تعداد ۸۸۶ ہے۔ مدون نے اس تنقیدی ایڈیشن میں تمام دستیاب مکاتیب کو یکجا کرتے ہوئے ان مکاتیب کی تمام دستیاب نقول کو بھی شامل کیا ہے اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "غالب کا شاذ ہی کوئی ایسا اردو خط ہو جو اس ایڈیشن میں شامل نہ ہوا ہو۔ اس میں مولانا امتیاز علی خاں عرشی مرحوم کے مرتبہ 'مکاتیب غالب' آفاق حسین آفاق کے مرتبہ 'نادراتِ غالب' اور خلیق انجم کی مرتبہ 'غالب کی نادر تحریریں' کے تمام خطوط شامل کر لیے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف رسالوں میں جو خطوط بکھرے ہوئے تھے انہیں بھی اس مجموعے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے غالب کے خطوط کا یہ پہلا مجموعہ ہے جس میں تمام دستیاب خطوط ترتیب دے کر یکجا کر دیے گئے ہیں اور اس اعتبار سے بھی خطوط غالب کا یہ پہلا مجموعہ ہے کہ جس میں غالب کے اردو خطوط کے تمام دستیاب عکس شامل ہیں۔"(۶)

مدون نے اس تنقیدی ایڈیشن میں تحقیق کے بعد ۵۹ نئے خطوط شامل کیے ہیں ان میں کچھ تو خطوط وہ ہیں جو مدون کی کتاب "غالب کی نادر تحریریں" میں بھی موجود ہیں اور باقی مکتوب انھوں نے اس مجموعے میں الگ سے مرتب کیے ہیں۔

پھر مرزا کے بیشتر مکاتیب میں خود ان کا اور دیگر شاعروں کا کلام ان کے نام کے بغیر موجود ہے جس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کلام مرزا کا ہے یا ان کے کسی ہم عصر کا۔ مرتب نے بیشتر مقامات پر ان اشعار کی تخریج کی ہے اور صاحب کلام کے بارے میں تفصیلاً حاشیہ تحریر کیا ہے۔

مکاتیبِ غالب میں بہت ساری جگہوں، مقامات، کتب و رسائل کے نام بھی آئے ہیں۔ ۲۷ مقامات ایسے ہیں جہاں مرتب نے حواشی میں ان کی وضاحت کی ہے۔ مرتب نے کتابوں، رسائل اور اخبارات کی جو فہرست دی ہے اس میں ان کی تعداد کم از کم ۱۱۷ ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے مختلف ممالک اور عمارات وغیرہ کے ناموں کا بھی ایک گوشوارہ مرتب کیا ہے لیکن انھوں نے کہیں پر بھی حاشیہ تحریر نہیں کیا۔

مرزا کے مکاتیب میں اپنے عہد کی مختلف ادبی و غیر ادبی شخصیات کا حوالہ بھی ملتا ہے ان میں سے بعض ان کے معاصرین اور دوست ہوتے ہیں بعض شاگرد بعض ہندوستان کے امراء بعض ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہدے داران اور بعض سلاطینِ مغل وغیرہ؛ مرتب نے بعض شخصیات پر حواشی تحریر کیے ہیں۔ ان حواشی کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔ ان میں سے ۳۶ شخصیتوں پر مولانا امتیاز علی خان عرشی، آفاق حسین اور مولانا غلام رسول مہر حواشی تحریر کر چکے ہیں البتہ ۴۵ شخصیات پر ڈاکٹر خلیق انجم نے پہلی مرتبہ حواشی تحریر کیے ہیں۔ مختار الدین احمد اس تدوینی کام پر رائے دیتے ہیں:

> "لائق مرتب نے خطوط کا صحیح متن پیش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اگر ان خطوط کا خطی یا قلمی نسخہ ملا ہے تو اس کا تقابل مطبوعہ خط سے کیا گیا ہے۔ اصل ماخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور تمام تر اختلافات کو حاشیے میں بیان کیا ہے۔ بیشتر خطوط ایسے ہیں جن کا سنین متعین کیا گیا ہے اور ان مکاتیب پر مفید حواشی تحریر کیے ہیں۔"(۷)

مرزا اپنے بیشتر مکاتیب میں کسی شخصیت کا صراحتاً ذکر کرنے کے بجائے اس کی طرف محض اشارہ کر دیتے ہیں اور عدم واقفیت ہونے کی وجہ سے قاری کے لیے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ مرزا کا اشارہ کس طرف ہے۔ خوب تحقیق کرنے کے بعد خلیق انجم نے اپنے ایڈیشن میں کم از کم ۴۶ مقامات ایسے ہیں جہاں موصوف نے حواشی لکھ کر شخصیت متعین کر دی ہے۔ جن میں مولانا فضل حق خیر آبادی، اسسٹنٹ کمشنر، گورنر جنرل، گورنر بہادر پنجاب، لارڈ صاحب، چیف کمشنر بہادر جیسی مبہم شخصیتوں پر مرتب نے حواشی لکھ کر شخصیت متعین کر دی ہے۔

اس کے بعد "غالب کی املا کی خصوصیات" کے عنوان کے تحت پہلے تو زبان، املا، تلفظ اور ان کی تبدیلیوں اور ان تبدیلیوں سے پیدا ہونے والی مشکلات پر بحث کی ہے اور انیسویں صدی تک اردو املا کے ارتقا کو بہت ہی سست بتلایا ہے۔ البتہ انیسویں صدی کے شروع کے ۶۰، ۷۰ برسوں میں جو کہ غالب کا عہد ہے اس میں اردو املا میں سب سے زیادہ تبدیلیاں ہوئی۔ اس کی وجہ ہندوستان میں پریس کا قائم ہونا، اردو کتابوں کی کثیر تعداد میں طباعت وغیرہ ہے۔

خلیق انجم نے تقریبا ۱۶ صفحات پر مشتمل اسباب میں ذیلی عنوانات قائم کرتے ہوئے یائے مجہول، یائے معروف، لفظوں کو ملا کر لکھنے کے رجحان، اعراب بالحروف، پیش کا استعمال، ہکار آوازوں کی لکھاوٹ، نون غنہ نون ساکن، بعض حروف کو ملا کر لکھنے کا رجحان اور معکوسی آوازیں اور حمزہ اور ایسے الفاظ جن کی املا غالب نے دو طرح کی ہے وغیرہ پر تفصیلی اظہار رائے کیا ہے۔ متن کو کس املا میں ترتیب دیا جائے مصنف کی املا میں یا مرتب کی املا میں؛ اگرچہ اس میں محققین کی دو آرا ہیں۔ کچھ محققین کا کہنا ہے کہ مصنف کی املا کو ترجیح دی جانی چاہیے لیکن بیشتر محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ متن کو جدید املا کے مطابق ترتیب دیا جانا درست رویہ ہے۔ کیونکہ تدوین کا مقصد متن کی بازیافت ہے املا کی بازیافت نہیں دوسرا یہ کہ آج کا قاری پرانی املا سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے متن کی تفہیم سے بے بہرہ رہ سکتا ہے۔ خلیق انجم نے اپنی کتاب "متنی تنقید" میں اسی اصول کے حق میں رائے دی ہے اور جدید املا کی حمایت کی ہے۔ ان کا املا کے حوالے سے نقطہ نظر ملاحظہ کیجیے:

> "ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ایک عہد ہی کے لوگوں کی املا عام طور سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ بلکہ ایک ہی آدمی کی املا مختلف زمانوں میں بدلتی رہتی ہے۔ ان مسائل کا واحد حل یہی ہے کہ ہم جس متن کا تنقیدی ایڈیشن تیار کر رہے ہیں اس کی املا جدید رکھیں۔ یہاں جدید املا سے مراد وہی املا ہے جو متنی نقاد کی اپنی املا ہے۔"(۸)

خلیق انجم نے انھی اصولوں کے تحت غالب کے خطوط کی ااملا کا اہتمام کیا ہے انھوں نے غالب کے خطوط کا متن اسی املا میں تیار کیا ہے جو ان کی اپنی املا ہے۔ انھوں نے پورے متن میں املا کا ایک ہی معیار رکھا ہے۔ یعنی جس لفظ کی ایک بار جو املا اختیار کی گئی ہے پورے متن میں وہی املا برقرار رکھی ہے۔

مرزا کا پہلا دستیاب اردو خط کے حوالے سے مرتب نے جو عالمانہ بحث کی ہے وہ ان کی تحقیقی کاوش کا عمدہ ثبوت ہے۔ غلام رسول مہر کے مطابق غالب کا قدیم دستیاب خط یکم دسمبر ۱۸۴۸ء کو جواہر سنگھ جوہر کے نام لکھا گیا تھا خلیق انجم نے نہایت ہی مدلل طریقے سے یہ ثابت کیا ہے کہ اس وقت تک مرزا کے تمام اردو مکاتیب جو دریافت ہوئے ہیں ان میں قدیم ترین خط وہ ہے جو مرزا نے ۱۸۴۷ء میں اپنے شاگرد ہرگوپال کے نام لکھا تھا۔ جمیل اختر اس ادبی کاوش کے بارے میں فرماتے ہیں:

> "خلیق انجم نے سوا دو سو صفحے کے بسیط مقدمے میں غالب، اس کا زمانہ اور مکاتیبِ غالب کے بہت سے نئے گوشوں اور مظاہر سے پردہ اٹھایا ہے، اور ان مکاتیب کے متعلق بہت سے نئے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ جن کا علم اس سے قبل نہیں تھا۔ مدون نے اس مفصل اور بسیط مقدمے میں جو تقریباً آدھی کتاب پر محیط ہے۔ مکاتیبِ غالب کی تمام تر جزئیات کو زیر بحث لا کر ان کے تسلی بخش جواب دینے کی کامیاب کاوش کی ہے۔"(۹)

تحقیقی حصے کے بعد تنقیدی حصہ شروع ہوتا ہے اس حصے کی ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ غالب سے پہلے اردو نثر کس حد تک ثروت مند تھی اور خطوط نگاری کی ابتدا کب اور کس نے کی۔ اس حصے میں خلیق انجم نے درج ذیل دس عنوانات کے تحت سیر حاصل بحث کی ہے۔

۱. شگفتن گل ہائے ناز
۲. القابات و آداب
۳. غالب کا آئینِ نامہ نگاری
۴. مکاتیب میں مکالمہ نویسی
۵. غالب کا ہے اندازِ بیاں اور
۶. مقفیٰ عبارتیں، بنتی نہیں ہے بادہ و ساگر کہے بغیر
۷. شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے
۸. مرقع نگاری
۹. ایک ذرا چھڑیے، پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے
۱۰. عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا

ان دس دلکش عنوانات کے تحت غالب کے خطوط کا بہت تفصیل سے تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ ڈاکٹر ظ۔ انصاری اس مبسوط مقدمے کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہیں کہ:

> "شروع میں ۲۲۸ صفحے کا مقدمہ متعدد حصوں پر مشتمل ہے۔ تنقیدی اور علمی متون کے اصول جو مروج ہیں، جو ترک ہو چکے ہیں، اور جو اس تدوینی کام میں بھرتے گئے ہیں، اور پھر مکاتیب غالب کے ابھی تک کے سارے ایڈیشنوں کی تحقیق و تنقید، پھر ان مکاتیب کی خطوط نویسی کے تناظر میں ادبی مقام کا تعین، پھر انڈیکس اور متعلقہ وضاحتیں، یوں یہ عالمانہ مقدمہ بجائے خود ایک علمی تحقیقی مقالے کا وزن رکھتا ہے۔"(۱۰)

خلیق انجم کے مرتبہ "غالب کے خطوط" کی پانچ جلدوں کو دیکھتے ہوئے بلاشبہ یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کام میں انھوں نے پورے انہماک، یکسوئی اور مکمل ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ خارجی حقائق کے ساتھ ساتھ جس طرح انھوں نے داخلی شہادتوں سے نتائج اخذ کیے ہیں وہ ان کے خالص تحقیقی مزاج اور عالمانہ سنجیدگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ معتبر حوالوں اور اسناد کے بغیر وہ کچھ بھی قابل قبول نہیں سمجھتے۔ انہی وجوہ سے غالب کے خطوط کے مطالعہ کے لیے یقیناً خلیق انجم کے اس نسخہ کو دیگر تمام نسخوں پر ترجیح دی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

حوالے

۱. خلیق انجم، ڈاکٹر، غالب کے خطوط، جلد اول، (نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۴۸ء)، ص ۱۵
۲. ایضاً ص ۵۲
۳. ایضاً ص ۵۶
۴. ایم۔ خالد فیاض "ڈاکٹر خلیق انجم کا تدوینی طریقہ کار خطوط غالب کے حوالے سے" مشمولہ: دریافت، شمارہ ۱۳، (اسلام آباد: نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، جنوری ۲۰۱۴ء)، ص ۵۵
۵. خلیق انجم، ڈاکٹر، غالب کے خطوط، جلد اول، (نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۴۸ء)، ص ۴۲

۶. خلیق انجم،ڈاکٹر،غالب کے خطوط،جلد چہارم،(نئی دہلی:غالب انسٹی ٹیوٹ،۱۹۹۳ء)،ص۱۴۰۸

۷. مختارالدین احمد،"غالب کے خطوط۔اہلِ علم کی نظر میں "مشمولہ:ڈاکٹر خلیق انجم شخصیت اور ادبی خدمات مرتبہ ایم حبیب خاں،(نئی دہلی:ماہنامہ کتاب نگر،۱۹۹۵ء)،ص۱۶۴

۸. خلیق انجم،ڈاکٹر،متنی تنقید،(نئی دہلی:ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،۱۹۶۷ء)،ص۲۷۲

۹. جمیل اختر،"غالب کے خطوط۔ایک تنقیدی جائزہ "مشمولہ:ڈاکٹر خلیق انجم شخصیت اور ادبی خدمات مرتبہ ایم حبیب خاں،(نئی دہلی:ماہنامہ کتاب نگر،۱۹۹۵ء)،ص۱۴۴

۱۰. ظ-انصاری،ڈاکٹر "غالب کے خطوط پر خلیق انجم کا قابلِ قدر کام "مشمولہ ڈاکٹر خلیق انجم شخصیت اور ادبی خدماتمرتبہ ایم حبیب خاں،(نئی دہلی:ماہنامہ کتاب نگر،۱۹۹۵ء)،ص۱۲۲

References

1. Khaliq Anjum, Doctor, *Ghalib ke Khutoot*, Jild Awwal, (Nai Dehli: Ghalib Institute, 1948), p 15
2. Ibid, p 52
3. Ibid, p 56
4. M. Khalid Fayyaz, "Doctor Khaliq Anjum ka Tadweeni Tareeqa-e-Kaar: Khutoot-e-Ghalib ke Hawale se", Mushmula: *Daryaft*, Shumara 13, (Islamabad: National University of Modern Languages, January 2014), p 55
5. Khaliq Anjum, Doctor, *Ghalib ke Khutoot*, Jild Awwal, (Nai Dehli: Ghalib Institute, 1948), p 42
6. Khaliq Anjum, Doctor, *Ghalib ke Khutoot*, Jild Chaharum, (Nai Dehli: Ghalib Institute, 1993), p 1408
7. Mukhtaruddin Ahmad, "Ghalib ke Khutoot: Ahl-e-Ilm ki Nazar mein", Mushmula: *Doctor Khaleeq Anjum: Shakhsiyat aur Adabi Khidmaat*, Murattba: M. Habeeb Khan, (Nai Dehli: Mahnama Kitab Nagar, 1995), p 164
8. Khaliq Anjum, Doctor, *Matni Tanqeed*, (Nai Dehli: Director Qaumi Council Bara-e-Farogh-e-Urdu Zaban, 1967), p 272
9. Jameel Akhtar, "Ghalib ke Khutoot: Aik Tanqeedi Jaiza", Mushmula: *Doctor* Khaliq *Anjum: Shakhsiyat aur Adabi Khidmaat*, Murattba: M. Habeeb Khan, (Nai Dehli: Mahnama Kitab Nagar, 1995), p 144
10. Z. Ansari, Doctor, "Ghalib ke Khutoot par Khaliq Anjum ka Qabil-e-Qadar Kaam", Mushmula: *Doctor Khaleeq Anjum: Shakhsiyat aur Adabi Khidmaat*, Murattba: M. Habeeb Khan, (Nai Dehli: Mahnama Kitab Nagar, 1995), p 122

❖❖❖